بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۷

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم پنجشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷	۲۳ نبوت ۱۳۴۲ ہش ۵ رجب ۱۳۸۳ھ ۲۳ نومبر ۱۹۶۳ء	نمبر ۲۷۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲۲ نومبر بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

حضرت مسیح موعودؑ کا جاری کردہ لنگر اور اس کی عظیم الشان برکات

آسمانی مائدہ اور تبرک سے فیضیاب ہونے کا غیر معمولی شرف

قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک خاص دعا کا ذکر آتا ہے۔ دعا کے الفاظ یہ ہیں:-

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝

(المائدہ آیت ۱۱۵)

عیسیٰ ابن مریم نے کہا اے اللہ۔ ہمارے رب! ہم پر آسمان سے (کھانوں سے بھرا ہوا) طشت اتار جو ہم میں سے پہلے آنے والوں کے لئے بھی عید کا موجب ہو اور آخر میں آنے والوں کے لئے بھی عید کا موجب ہو اور تیری طرف سے ایک نشان ہو۔ اور تو اپنے پاس سے ہم کو رزق دے اور تو سب رزق دینے والوں میں سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

اس دعا میں لاوّلنا واٰخرنا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دو بعثتوں کی طرف اشارہ ہے۔ ایک بعثتِ اولیٰ کی طرف جب عیسیٰ علیہ السلام خود اس دنیا میں مبعوث ہوئے اور ایک انکی آمدِ ثانی کی طرف جبکہ آخری زمانہ میں اُن کی بجائے ان کے مثیل نے دنیا میں مبعوث ہونا تھا یا بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وہ مثیل مسیح ہیں جن کی بعثت سے اس آخری زمانہ میں مسیح علیہ السلام کی آمدِ ثانی کی پیشگوئی پوری ہوئی ہے۔ چنانچہ وہ مائدہ جس کی دعا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی بعثت اولیٰ کے وقت مانگی تھی آپ کو بھی عطا کی گیا اور وہ اس طرح کہ آپ نے اپنے دعوے ماموریت سے بھی قبل یعنی ۱۸۷۶ء میں خواب میں ایک فرشتہ دیکھا۔ جس نے یہ مائدہ آپ کی خدمت میں پیش کیا آپ اپنے اس خواب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"عرصہ قریباً اٹھائیس برس کا گذرا ہے کہ میں نے خواب میں ایک فرشتہ ایک لڑکے کی صورت میں دیکھا جو ایک اونچے چبوترے پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک پاکیزہ نان تھا جو نہایت چمکیلا تھا۔ **وہ نان اس نے مجھے دیا اور کہا کہ یہ تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے۔** یہ اس زمانہ کی خواب ہے جبکہ میں نہ کوئی شہرت اور نہ کوئی دعوے رکھتا تھا اور نہ میرے ساتھ درویشوں کی کوئی جماعت تھی مگر اب میرے ساتھ بہت سی وہ جماعت ہے جنہوں نے خود دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر اپنے تئیں درویش بنا دیا ہے۔" (نزول المسیح پیشگوئی نمبر ۲، صفحہ ۲۰۷)

جس طرح حضرت مسیح علیہ السلام کی دعا میں مائدہ سے مراد روحانی اور مادی دونوں قسم کے مائدے تھے۔ اسی طرح خواب میں فرشتہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو پاکیزہ اور نہایت چمکیلا نان پیش کیا۔ اس میں بھی روحانی اور مادی دونوں قسم کی نعمتیں شامل ہیں۔ روحانی نعمت سے تو ...

... ہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر وہ زندہ یقین وایمان اور اس کی لاانتہا قدرتوں اور صفات کا وہ عرفان، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود کے ساتھ وہ والہانہ عشق، قرآنِ مجید کے وہ حقائق و معارف اور خدمتِ اسلام کا وہ جذبہ و جوش مراد ہے جس سے د (باقی صفحہ ۸ پر)

درخواست دعا

محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس، مکرم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں جو محترم چوہدری بشیر احمد صاحب کے صاحبزادے ہیں آج کل لنڈن تشریف لے گئے ہوئے ہیں وہاں سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آپ بیمار رہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔

ضروری اعلان

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

خاکسار کی تحریک پر احباب جماعت "علاج نادار مریضان" اور "تحریک صدقہ حضور" میں رقوم بھجوا رہے ہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء مگر بعض دوست منی آرڈر کوپن پر تحریر نہیں کرتے کہ آیا یہ رقم ہسپتال کے نادار مریضان کے علاج کی غرض سے بھجوا رہے ہیں یا "تحریک صدقہ حضور" کی غرض سے۔ لہٰذا دوستوں سے گزارش ہے کہ وہ منی آرڈر کوپن پر یہ وضاحت سے تحریر فرما دیا کریں کہ یہ رقم کس غرض سے بھجوائی جا رہی ہے۔

نیز دوستوں کو چاہیئے کہ کوپن پر اپنا مکمل پتہ خوشخط تحریر فرمایا کریں۔ تاکہ رسیدات وغیرہ بھجوانے میں دقت پیش نہ آوے۔ نیز مجالس انصار اللہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ جو اس تحریک میں حصہ لینا چاہتی ہوں۔ وہ رقوم جلد بھجوائیں تا ان چالیس ایام میں کوئی ناغہ نہ ہو جائے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ نومبر ۶۳ء

دُنیا کو تباہی کا خطرہ اور اس کا علاج

(قسط نمبر ۲)

آج دنیا میں جو بے چینی پھیل رہی ہے یہ دراصل بے وجہ نہیں ہے بلکہ یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ دنیا اپنی موجودہ سائنسی ترقیوں سے اور ان کے نتائج سے اکتا گئی ہے۔ خود وہ لوگ جو اس بے چینی کے ذمہ دار ہیں گھبرا گئے ہیں۔ بے شک آج آرام کے سامان بڑھ گئے ہیں مگر خود یہ آرام کے سامان ہی بے چینی کا موجب بنے ہوئے ہیں۔ مادی رجحانات سے مادی سہولتیں تو بے شک حاصل ہو گئی ہیں لیکن مادیات میں کلی انہماک کی وجہ سے زندگی کے ایک نہایت اہم بلکہ بنیادی پہلو سے قطعی غفلت برتی گئی ہے۔

اگرچہ یہ تاریک دور دنیا کے تمام حصوں پر یکساں طور پر حاوی ہے تاہم اس دور کی رفتار کو تیز مغربی مادہ پرستانہ رجحانات نے ہی کر رکھا ہے۔ مغربی اقوام خروج سے پہلے ایک نہایت تاریک دور میں سے گذر رہی تھیں۔ جہالت ہر طرف چھائی ہوئی تھی جو نتیجہ تھی عیسائیت کی توہم پرستانہ مذہبیت کا۔ عیسائیت نے چونکہ مغربی بت پرستی کے لباسوں سے اپنے آپ کو آراستہ کر لیا تھا اس لئے وہاں تمام وہ بت پرستانہ رسوم باقی رہ گئی تھیں جو قدیم سے چلی آتی تھیں۔ شروع شروع میں تو عیسائیت نے مغربی اقوام کو مذہبی جوشِ عمل سے بھر دیا مگر آہستہ آہستہ وہی ایمانی زنجیریں نئے رنگ میں ان کی ضمیروں کو جکڑتی چلی گئیں۔ جوں جوں کلیسیا مضبوط ہوتی چلی گئی توں توں عوام کے رگ و پے پر جمود اپنا سکہ جماتا چلا گیا۔ لوگ خیالی نجات کے تصورات میں کھو گئے اور عمل سے عاری ہو گئے۔

یورپ کے اس جمود کو مسلمان فاتحین نے ایک جھٹکا دیا۔ یورپ پر دونوں طرف سے مسلمانوں نے دباؤ ڈال رکھا تھا۔ مشرق میں آسٹریا اور مغرب میں سپین ان کے زیر اقتدار آ گئے۔ اس کا یورپ کو بے پناہ فائدہ ہوا۔ اسلام نے انہیں آزادیٔ ضمیر کا پہلا سبق پڑھایا۔ اندلس کے مکتبوں میں ہزاروں عیسائیوں نے نئے علوم سے تعارف حاصل کیا۔ اس طرح یورپ کی سوئی ہوئی دنیا یکدم بیدار ہو گئی۔

اور ایک ہمہ گیر انقلاب پیدا ہو گیا۔ نو تعلیم یافتگان کا نظریۂ مذہب بھی تبدیل ہوتا چلا گیا۔ پادریوں نے جن دور از قیاس افسانوی زنجیروں سے انسانی ضمیروں کو جکڑا ہوا تھا وہ ٹوٹ گئیں۔ اسی طرح یورپ میں قدیم و جدید مذاہب کے درمیان وسیع پیمانہ پر تنازعات شروع ہو گئے اور عقائد کی خانہ جنگی کا دروازہ کھل گیا۔ ساتھ ہی ایک اور تبدیلی رونما ہوئی عوام میں ایک معاشرتی حرکت پیدا ہوئی اور وہ صنعت و حرفت اور تجارت کی طرف متوجہ ہو گئے۔ چند ہی سالوں میں گویا یورپ کی کایا پلٹ گئی۔ تاہم عقائد کے تنازعات نے بھی شدت اختیار کر لی۔ اس کا علاج دو طریقوں سے ہوا۔ ایک طریقہ مذہبی اور دوسرا غیر مذہبی یا عقلی سمجھنا چاہیئے مذہبی طریقہ تو یہ تھا کہ پوپ نے مسلمانوں کے خلاف عیسائی دنیا کو بھڑکایا جس کے نتیجہ میں صلیبی جنگیں وقوع میں آئیں۔ اگرچہ ان جنگوں میں یورپ کو بظاہر شکست ہوئی لیکن اس کو بڑا فائدہ یہ ہوا کہ باہر کی دنیا کا علم ہو گیا۔ دوسرا غیر مذہبی طریقہ یہ ہے حکومتی کاروبار میں مذہب کی بجائے سیکولرزم کو ترجیح دی گئی۔ مطلق العنان بادشاہی کو ختم کر دیا گیا۔ فرانسیسی انقلاب نے عنانِ حکومت بادشاہوں کے ہاتھ سے لے کر عوام کے ہاتھ میں دیدی اگرچہ دوسرے یورپین ممالک میں فرانس کی طرح شدید انقلاب کا زلزلہ نہیں آیا مگر اس نے تمام یورپ پر اثر ڈالا اور ذہنیت ہی بدل کر رکھ دی۔

اب یورپ بالکل بیدار ہو چکا تھا اقوام یورپ اپنے وطنوں سے نکل نکل کر دور دور تک پھیلنے لگیں۔ امریکہ کی دریافت سے یہ پھیلاؤ اور بھی بڑھتا چلا گیا۔ پرتگال۔ ہالینڈ۔ برطانیہ۔ بلجیم اور فرانس نے مشرقی دنیا کو اپنی جولانگہ بنا لیا۔ نئے جنگی سامانوں اور فوجوں کی تربیت نے ان کو ہر ملک میں فائق کر دیا۔ افریقہ جنوبی ایشیا اور ملحقہ جزائر۔ امریکہ کا تمام براعظم ان کے زیر اقتدار آ گیا۔ دوسری طرف تمام دنیا کی خام پیداوار پر دسترس ہونے کی وجہ سے صنعت و حرفت میں ترقی کی منازل طے ہونے لگیں۔ سائنس فلسفہ وغیرہ علوم نے تجرباتی اور مشاہداتی طریق کار کی وجہ سے بے پناہ ترقی حاصل کر لی۔ اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ مغربی دنیا ہی نہیں بلکہ تمام کرۂ ارض اسی مادیاتی رنگ میں رنگین ہو گیا۔

ظاہر ہے کہ اس طوفان گرد و باد میں اخلاق اور مذہب کس طرح پروان چڑھ سکتے تھے۔ اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا ان دونوں سے ناآشنا ہو گئی ہے۔ قوم قوم کو اور فرد فرد کو مٹا دینا چاہتا ہے حرص و ہوا کے عفریت زندگی کے ہر شعبہ میں ناچ رہے ہیں۔ بداخلاقیوں اور بدکرداریوں کے شیاطین ہر طرف اودھم مچا رہے ہیں۔ تاہم اس گھپ اندھیرے میں ابھی روشنی کی کچھ کرنیں بھی تڑپ رہی ہیں۔ مادہ پرستی کے نتائج دو عالمگیر جنگوں کی بے پناہ تباہیوں کی صورت میں دنیا کے سامنے آ چکے ہیں۔ اس لئے اضطراب کی امواج ہر طرف اٹھ رہی ہیں اور کسی ایسے تیر بہدف نسخہ کی تلاش میں ہیں جس کے استعمال سے یہ طوفان ٹل جائے جو افق پر امڈتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔

ہم نے کہا ہے کہ یہ نسخہ سوا مذہب کے اور کچھ نہیں ہے۔ لیکن سوال ہے کونسا مذہب؟ حقیقت یہ ہے کہ حقیقی مذہب تو ایک ہی ہے۔ اور یہ مذہب شروع ہی سے دنیا میں چلا آیا ہے مگر مرورِ زمانہ نے اس کو مختلف صورتوں میں ڈھال دیا ہوا ہے۔ مذہب تو ایک ہی ہے یعنی ایک ایسی ہستی پر اعتقاد جو مبداء کائنات ہے جس نے اپنی رحمانیت سے دنیا میں ایسے سامان مہیا کر دئے ہیں جن کی وجہ سے زندگی نشوونما پا سکتی ہے جو اپنی رحیمیت سے زندگی کی تگ و دو میں ہمارا ساتھ دیتی ہے۔ جو اس زندگی کے بعد ہمارے اعمال کی جزا سزا کی مالک ہے۔ اسی کی عبدیت کا دم بھرنا۔ اسی سے توفیق حاصل کرنا یہ ہے وہ مذہب جس کی مختلف صورتیں انسانوں نے بنا رکھی ہیں اور اس کے اصل چہرے کو اپنے توہمات اور غلط تصورات کے پردوں سے ڈھانپ رکھا ہے۔ اس نے خود شروع ہی سے اپنے آپ کو ظاہر کیا ہے۔ اور اپنے بندوں کے ذریعہ ہم سے خود ہی ہم کلام ہوتا چلا آیا ہے۔ مگر عقلمندوں نے اس کے کلام میں اپنی دانشوری کے پیوند لگا کر ہر وقت اس کو مسخ کرنے کی کوشش کی ہے۔ آخر اس نے ایک آخری صورت میں اپنا کلام نازل کیا ہے جس کو اس نے قرآن کریم کی مستقل صورت میں ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا ہے۔ اس کلام کو نازل ہوئے تیرہ چودہ سو سال کا عرصہ ہو چکا ہے مگر انسان اس کے زیر و زبر کو بھی تبدیل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا اور نہ کبھی ہو سکتا ہے۔ بے شک اسنے تاویلوں کی صورت میں یا لاعلمی کی وجہ سے اپنے خیالات کے پردے اس پر ڈالنے کی کوشش کی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کا بھی علاج کر دیا ہوا ہے جس کا اس نے ان الفاظ میں شروع ہی سے وعدہ فرمایا ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر
وانا لہ لحافظون

یعنی ہم ہی نے یہ ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں چنانچہ اس کے لئے اسنے یہ سامان کیا ہے کہ وہ مجدد دین بھیجتا ہے جو اپنے اپنے وقت میں ان بادلوں کو جو اس کی تعلیمات پر پردہ ڈالتے ہیں دُور کرتے ہیں۔

آج بھی سائنس۔ فلسفہ اور توہمات نے اس کلام کو چھپانے کی ہر طرح سے کوشش کر رکھی ہے۔ ظلمتیں۔ طوفان در طوفان اس پر اُمڈ آئی ہیں۔ مسخ شدہ مذاہب ایک طرف سے اور الحاد دوسری طرف سے اس پر ہجوم کئے ہوئے ہے یہاں تک کہ خود اس کے ماننے والے لادینی تحریکوں سے متاثر ہو کر اس کی مقدس آیات کو بھیانک بنانے پر تُلے ہوئے ہیں اور اس کو تلوار کی کھینی بنانا چاہتے ہیں۔ مگر وہ رحمٰن و رحیم خدا وہ مالک یوم الدین خدا اس سے غافل نہیں ہے۔ اس نے عین وقت پر اپنے اس مسیح کو بھیج دیا ہے جس کا اس نے وعدہ کیا ہوا ہے تا کہ وہ دنیا کو دکھا دے کہ صرف اسلام ہی دنیا کے امراض کا تیر بہدف نسخہ ہے جس کا مشن اقوام میں باہم صلح و آشتی کی بنیادیں استوار کرنا ہے جس کا کام جنگوں کو ختم کرنا اور بنی نوع انسان کو صبغۃ اللہ میں اس طرح رنگ دینا ہے کہ سب انسان ایک ہی جسم کے اعضا بن جائیں تا کہ یہ پیشگوئی پوری ہو کہ

بنی آدم اعضائے یک دیگر اند

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی
اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کے دورۂ انڈونیشیا کی مختصر روداد

انڈونیشین احمدیوں کی طرف سے والہانہ محبت و اخلاص کا اظہار ۔ بنکاک میں تبلیغ اسلام کا جائزہ

از مکرم سید کمال یوسف صاحب بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

(۲)

الوداعی ایڈریس

مغرب وعشاء کی نماز مسجد جاکرتہ میں پڑھ کر جماعت نے میاں صاحب کی خدمت میں الوداعی ایڈریس پیش کیا۔ جماعت جاکرتہ اور جماعت انڈونیشیا دونوں نے ایڈریس پیش کئے جس میں انہوں نے از حد شکریہ ادا کیا کہ میاں صاحب یہاں تشریف لے آئے۔ اور پھر قائمقام صدر صاحب نے اپنی طرف سے اور جماعت کی طرف سے اس بات کا اظہار کیا کہ ہم سب مولیٰ کریم کے حضور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری زندگیوں کے بقیہ دنوں کو اپنے حضور محبوب کرے۔ اور ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زندگی میں بڑھا دے۔ آپ نے یہ الفاظ از حد درد و سوز سے کہے (ایڈریس کے بعد بھی فرداً فرداً متعدد احباب نے میاں صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ ہم ہر وقت اپنی جانوں کو حضور پر قربان کرنے کے لئے تیار ہیں اور آپ ہمارا سلام حضور تک پہنچا دیں)

ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے صاحبزادہ صاحب نے فرمایا دونوں ایڈریسوں میں مجھ سے خواہش کی گئی ہے کہ میں کچھ نصائح کروں کانفرنس کے موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کو پیش کر کے نصائح کا فرض پورا کر دیا ہے اب آپ اس پر عمل کر کے ترقی کریں۔ آپ عملی ایمان پیدا کریں لفظی نہیں ؎

اے جنوں کچھ کام کر بیکار ہیں عقلوں کے دام

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے فضل سے نوازا اور احمدیت کے قبول کرنے کی توفیق دی۔ پس اب ہمیں اس نعمت کی قدر کرنی چاہئے۔

جماعت نے جس رنگ میں حسن سلوک اور نیک جذبات کا اظہار کیا ہے میں اس کو کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ مرکزی عہدہ دار جماعت انڈونیشیا اور پریذیڈنٹ صاحب نے دورہ کے سلسلہ میں جس محنت سے کام کیا ہے اور جماعت کے مفاد کے لئے جو مساعی کی ہیں ان کا شکرگزار ہوں۔ پھر جماعت کے مبلغین جو خدا کے سلسلہ کے لئے زندگی وقف کرتے اور دنیا سے منہ موڑ کر اس ملک میں قربانی کر رہے ہیں۔ ان کا بھی شکرگزار ہوں۔ میں حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سب کے لئے دعا کی درخواست کروں گا۔

پھر آپ نے نہایت درد سے کہا میں یہاں کے احباب کی نہایت شیریں یادیں لے کر جا رہا ہوں۔ آپ کا خلوص اور محبت میرے اندازہ سے بہت بڑھ کر ہے۔ آپ کا اخلاص دنیا کی کسی جماعت سے کم نہیں ہے۔ جہاں میں آپ کی نیک یادوں کو ساتھ لے کر جا رہا ہوں۔ خدا کرے کہ میں بھی نیک یاد چھوڑ کر جاؤں ۔

اس کے بعد لمبی دعا ہوئی جس کے سوز کی کیفیت قلمبند نہیں ہو سکتی۔

آخر میں جماعت کے صدر کے گھر پر کھانا کھایا۔ اس وقت حاکم ناسوتول صاحب بھی آخری وقت آ کر یہاں ملے۔ چونکہ وہ جاوا میں موجود نہ تھے۔ اس لئے وہ اس سے قبل نہ مل سکے۔ اس موقعہ پر حمید احمد لمکردو کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے۔ جو ہر وقت بطور ڈرائیور کے شریک سفر رہے۔ یہ نہایت مخلص اور متقی دوست ہیں۔ اور پیشہ کے لحاظ سے تاجر ہیں۔ ایسے ہی برادرم نسبٹ صاحب بھی اکثر ہمارے ساتھ رہے۔ ان کی تبلیغ اور نیک نمونہ کے نتیجہ میں بہت سے احباب جماعت میں داخل ہوئے۔ اس سفر کے دوران اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل ۹۰ بیعتیں ہوئیں الحمد للہ

اخلاص و محبت کے والہانہ نظارے

جاکرتہ سے روانگی کا وقت تنگ ہو رہا تھا۔ احباب سے مل کر فوراً ایئرپورٹ پہنچے ایئرپورٹ شہر سے دور ہے اور پھر بارش اور موسم کی خرابی کے باعث مناسب نہ تھا کہ کسی دوست کو ایئرپورٹ پر آنے کی تکلیف دی جاتی مگر حیرت کی حد نہ رہی کہ جب صاحبزادہ صاحب ایئرپورٹ پر پہنچے۔ تو ایئرپورٹ احمدیوں سے بھرا پڑا تھا۔ جس طرح خاص اہتمام کے ساتھ صاحبزادہ صاحب کا استقبال ہوا۔ اسی طرح آپ کو الوداع کہنے کے لئے V.I.P کا گیٹ آپ کے لئے کھولا گیا۔ ایئرپورٹ سے ہوائی جہاز تک جانے کے لئے کسی کسٹم یا امیگریشن کے دفتر نہیں جانا پڑا۔ بلکہ معزز مہمان کی طرح V.I.P گیٹ سے سیدھے ہوائی جہاز تک گئے۔ ہوائی جہاز کے اڑنے میں ابھی کچھ دیر تھی۔ یہ وقت اجتماعی دعا میں گزرا۔ اکثر لوگ میاں صاحب سے ذکر کے لئے اور اپنی مخصوص مشکلات کے لئے مسنون دعائیں پوچھتے رہے۔

اس وقت جذبات کی عجیب کیفیت تھی جماعت کے اخلاص اور صاحبزادہ صاحب کی ذات کے ساتھ محبت کو دیکھ کر اور یہ تصور کر کے کہ چند منٹ میں جہاز میاں صاحب کو دور لے جائے گا۔ سب سے زیادہ خیال جو دل میں آتا تھا۔ یہ تھا کہ کاش حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جن کی مساعی اور دعاؤں کے نتیجہ میں اتنی عظیم الشان جماعت ملی۔ یہاں موجود ہوتے اور اپنی دعاؤں کا پھل خود دیکھتے وہاں کے احباب اپنے محبوب کو دیکھتے۔ برادرم محمد نسبٹ جب سماٹرا سے جاوا حضرت میاں صاحب کو ملنے آئے تو آتے ہی حضرت صاحب کی صحت کا پوچھا۔ پھر کہنے لگے کہ حضرت صاحب یہاں کبھی تشریف نہیں لائے۔ پھر کہنے لگے کہ خدا کی اس میں کچھ حکمت ہوگی۔ ان الفاظ کے بعد ان کی وجہ سے ہچکیوں کی آواز آنے لگی۔ نوجوان اور تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود طبیعت پر بالکل قابو نہ رہا۔ بلک بلک کر بچوں کی طرح رونے لگے۔ اور پھر جلدی ہی اٹھ کر باہر چلے گئے۔ جب کچھ طبیعت سنبھلی تو پھر اندر آ گئے۔ یہ ذہنی کیفیت صرف نسبٹ صاحب کی ہی نہیں تھی۔ اکثر دوستوں کا یہی حال تھا۔ حضور کا نام آیا تو آنسو تھے کہ تھمتے نہیں تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی شان مصلح موعود کا عظیم الشان نشان تھا جس کے دیکھنے سے ایمان میں بہت زیادتی ہوئی۔ انہی جذبات اور دعاؤں کے ساتھ انڈونیشیا سے سنگاپور کے لئے ہوائی جہاز نے پرواز کی۔ میاں صاحب کے اس دورہ سے جماعت انڈونیشیا کی تنظیم کو جو فائدہ پہنچا ہے۔ اس کا اندازہ ایک دوست کی اس

ضروری تحریک

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ

مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع پر خاکسار نے "حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی لمبی علالت اور دعا کی تحریک" کے تحت جملہ حاضرین کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا اس سلسلہ میں خاکسار نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ خاکسار کی تحریک پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد نے چالیس روز تک مسلسل صدقات دیئے ہیں۔ اس پر بعض اراکین انصار اللہ کو یہ شکوہ پیدا ہوا تھا کہ ان کو بھی اس تحریک میں کیوں شامل نہیں کیا گیا چنانچہ ان اراکین کی خواہش پر یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ مجلس انصار اللہ کی طرف سے بھی چالیس روز تک صدقات دیئے جائیں۔ اور دعائیں کی جائیں۔ اس تحریک میں کئی اراکین نے صدقات کی رقوم دے کر حصہ لیا ہے اور ۱۱ د/۶۳ سے صدقہ دیا جا رہا ہے۔

اس خیال سے کہ بیرونی انصار کو اس تحریک کا علم ہونے پر کوئی شکوہ پیدا نہ ہو یہ اعلان الفضل میں کیا جا رہا ہے۔ جو مجالس یا اراکین اس تحریک میں حصہ لینا چاہیں وہ صدقات کی رقوم مجلس انصار اللہ مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ تا مرکزی انتظام کے ماتحت چالیس یوم تک صدقات دیئے جائیں ۔

(مرزا منور احمد قائد ایثار)

خواب سے ہو جاتا ہے کہ اس نے خواب میں دیکھا کہ مولوی عبدالواحد صاحب فرماتے ہیں کہ "صفیں درست ہو گئی ہیں" الحمد للہ کہ دورہ کے نتائج اس خواب کی تعبیر کرتے ہیں۔ عبدالواحد توحید کی طرف اشارہ کرتا ہے یا ابنائے الفارس خذوا التوحید التوحید میں وحدت کا سبق دینے کے لئے ابنائے فارس کو مخاطب کیا گیا ہے اور اس خواب میں توحید کے قیام کی خوشخبری ہے الحمد للہ۔ جماعت کے ساتھ براہ راست تعلق پیدا کرنا دورہ کا ایک اہم مقصد تھا چنانچہ میاں صاحب فرداً فرداً ہر امیر و غریب سے ملے ان کی باتیں سنیں ان کے مسائل کا حل پیش کیا۔

انڈونیشین احمدیوں کی مہمان نوازی

ہمارے انڈونیشین احمدی بھائی مہمان نوازی میں بھی اپنی مثال آپ ہیں۔ مہمان کی عادات کا خاص خیال رکھتے ان کو کہیں پتہ چل گیا کہ میاں صاحب کھانے کے بعد چائے پسند کرتے ہیں اور پھلوں میں سے چیکو اور کیلے پسند کرتے ہیں بس پھر کیا تھا جس گھر میں بھی جاؤ وہ گھر ان دو چیزوں سے ہرگز خالی نہ ہوتا۔ ایک میزبان نے کہا کہ میں اپنی فیملی سے تعارف کروانا بھول گیا ہوں اس پر میاں صاحب نے فرمایا کہ بہتر تھا کہ کھانے سے قبل ہی آپ کے عیال مل لیتے پھر کیا تھا ہر گھر میں یہی طریق تھا۔ بنڈونگ میں احمد صاحب نے اپنا گھر میاں صاحب کے قیام کے لئے وقف کیا ہوا تھا جب احمد صاحب پہلی دفعہ گھر آئے تو مکان کے باہر ہی کھڑے رہے اشارۃً یا کنایۃً بھی یہ نہ بتایا کہ وہ کون ہیں اور یہ کہ یہ ان کا مکان ہے ان سے جب نام پوچھا گیا تو کہنے لگے کہ میرا نام احمد ہے تب جا کر علم ہوا یہ تو اس مکان کے مالک ہیں۔ صبح کے وقت ایک نوجوان فرش اور غسلخانے وغیرہ صاف کر رہا تھا یہ خیال کرتے ہوئے کہ یہ گھر کا ملازم ہوگا میاں صاحب نے پوچھا کہ یہ کون ہے تو بتایا گیا کہ 'لوگور' جماعت کے قائد خدام الاحمدیہ ہیں اس پر میاں صاحب نے فرمایا کہ مجھے تو ان کو دیکھ کر شرم آتی ہے کہ وہ ہمارا کام کریں مگر وہ نوجوان بصد شوق یہ کام کرنے پر مصر رہا۔ سارے قیام کے دوران کسی موقع پر بھی کسی ایک احمدی کو بھی سگریٹ پیتے نہیں دیکھا گیا۔

دورہ بنکاک

۱۱ر اگست کی رات کو سنگاپور سے روانہ ہو کر رات ایک بجے بنکاک پہنچے۔ مکرم وکیل التبشیر صاحب کی آمد کی اطلاع صرف مکرم قاضی حبیب الدین احمد صاحب کو تھی (جو SEATO میں بطور لائبریرین کام کرتے ہیں)

مگر اتنی گہری رات کے باوجود تھائی لینڈ کے مسلمانوں کے صدر اور تھائی لینڈ کے شیخ الاسلام کی صاحبزادی مکرم صاحبزادہ صاحب کے استقبال کے لئے ایئر پورٹ پر موجود تھے۔ شیخ الاسلام صاحب خود معمر ہیں اسلئے انہوں نے اپنی نمائندگی کے لئے اپنی صاحبزادی کو بھیجا۔ جب لاہور میں مؤتمر عالم اسلامی کا سمپوزیم ہوا تھا تو شیخ الاسلام صاحب ربوہ بھی تشریف لائے تھے۔ ۱۳ر اگست کو عبدالرحمٰن صاحب عمران جنرل کونسلیٹ سعودی عربیہ نے دعوت پر مکرم صاحبزادہ صاحب کو مدعو کیا مگر آپ ناسازگی طبع کے باعث شامل نہ ہو سکے۔ اور شکار کو بھیج دیا۔ ۱۴ر اگست کو مکرم قاضی حبیب الدین احمد صاحب نے لنچ دیا جس میں سیٹو کے اعلیٰ افسران اور پاکستانی سفارت خانہ کے نمائندگان بھی شامل ہوئے۔ مختلف مسائل پر تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔ لنچ کے بعد مکرم ابراہیم صاحب قریشی میاں صاحب کو ملے۔ انہوں نے قرآن مجید کے تھائی ترجمے کا کام شروع کیا ہوا ہے اس سلسلہ میں وہ ہماری انگریزی اور اردو تفسیر کبیر سے استفادہ کر رہے ہیں چنانچہ انہوں نے انگریزی تفسیر کی آخری جلدوں کے حصول کا مطالبہ کیا۔ ۱۳ر کی شام کو شیخ الاسلام صاحب نے مکرم صاحبزادہ صاحب کو چائے پر بلایا۔ آپ وہاں میاں صاحب سے ربوہ کی یاد تازہ کرتے رہے پھر تھائی لینڈ آنے کا مقصد پوچھا تو میاں صاحب نے فرمایا کہ میں اس بات کا جائزہ لینا چاہتا ہوں کہ یہاں بدھوں میں تبلیغ اسلام کے لئے راستہ کیسے کھل سکتا ہے۔ میرا پروگرام یہ ہے کہ تھائی زبان میں اسلامی لٹریچر پیدا کر کے یہاں بھیجا جائے اور پھر جب مناسب وقت آئے یہاں پر باقاعدہ مبلغ بھیج کر مشن کھولا جائے۔ شیخ الاسلام صاحب قرآن کی مختلف آیات کی تفسیر و ترجمہ پوچھتے رہے اور میاں صاحب سے جواب سنکر بہت خوش ہوئے اس وقت مسلمانوں کے پریذیڈنٹ اور اسلامی سکول کے ڈائریکٹر بھی موجود تھے ان سے بھی ملاقات ہوئی اور تبادلۂ خیالات ہوا۔ مکرم قاضی صاحب بھی بعض سوالات پوچھتے رہے۔ مکرم قاضی حبیب الدین احمد صاحب سیٹو کی بڑی مقبول شخصیت ہیں آپ نے دورہ کے سلسلہ میں ہر قسم کا تعاون کیا اور مختلف معلومات بہم پہنچائیں اور وہاں مذہبی اکابر سے مکرم صاحبزادہ صاحب کی ملاقات کروائی اور ہمارے آرام اور سہولت کا خیال رکھتے رہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

۱۴ر اگست کی رات بنکاک سے روانہ ہو کر کراچی پہنچے۔ وہاں پر امیر جماعت کراچی مکرم شیخ مختار احمد صاحب سیکرٹری استقبال و مہمان نوازی مکرم خلیل الرحمٰن صاحب صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب مکرم ملک صاحب اور دیگر احباب استقبال کے لئے موجود تھے۔

تاریخ احمدیت کی کثرت اشاعت کی ضرورت

از مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ممبر نگران بورڈ و صدر ادارۃ المصنفین ربوہ

"تاریخ احمدیت" سلسلہ کی اہم تصانیف میں سے ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دوررس نظر نے وقت کے گذرنے کے ساتھ جن اہم تقاضوں کی ضرورت کو محسوس کیا یہ تصنیف ان ضرورتوں کو پورا کرنے والی اور سلسلہ کی روایات کو موجودہ پود اور آئندہ نسلوں میں قائم رکھنے والی ثابت ہوگی۔ انشاءاللہ۔ شائد احباب جماعت پورے طور پر اس کی اہمیت کو محسوس نہ کر رہے ہوں ورنہ یہ امر میرے فہم و ادراک سے بالا ہے کہ ان کتب کے لئے جماعت کی طرف سے شدت کے ساتھ کیوں مطالبہ نہیں کیا گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی تاریخ تو ایک حد تک محفوظ ہو گئی اگرچہ یہ خواہش باقی ہے کہ یہ تو ہر گھرانے میں پہنچ جانی چاہیئے تھی لیکن اس کے مطابق جماعت کی طرف سے مطالبہ نہیں ہوا۔ اب ادارہ کی طرف سے عہد خلافت اولیٰ کی تاریخ بھی طبع ہو رہی ہے اور انشاءاللہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب کے ہاتھوں تک پہنچ جائے گی۔ اس بارہ میں جتنی بھی تصانیف شائع ہوں ہمیں ان کی حوصلہ افزائی اور اپنے اور اپنی نسلوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ سمجھنا چاہیئے اور ان سے پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

دسمبر کا پہلا ہفتہ جماعت احمدیہ میں سادہ زندگی کی جدوجہد کا ہفتہ ہوگا اور یہ امید کی جاتی ہے کہ اس کے نتائج بفضلہ تعالیٰ پوری شان کے ساتھ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر منصۂ شہود میں آئیں گے۔ احباب اور بہنیں ظاہری نمود کو چھوڑیں۔ سادہ غذا پر اکتفا کریں اور جو اس طرح بچے وہ اس روحانی مائدہ کے حصول کے لئے صرف کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اس بارہ میں ایک دوسرے سے بڑھ کر حصہ لینے والے ہوں۔ آمین۔

بشیر احمد
ممبر نگران بورڈ و صدر ادارۃ المصنفین

محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم عزیز محمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ بہاولپور کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم عزیز محمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ بہاولپور کی اہلیہ محترمہ محبوب النساء صاحبہ دختر محترم ڈاکٹر لعل محمد صاحب قریباً دو ہفتہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۱۸۔۱۹ر نومبر کی درمیانی شب کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ مورخہ ۲۰ر نومبر کو جنازہ ربوہ لایا گیا بعد نماز عصر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد مرحومہ کا تابوت مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور جناب عزیز محمد خان صاحب، مرحومہ کے والد محترم اور دیگر جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین +

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی یاد میں

اخلاص، شفقت اور تقوے کے ناقابل فراموش نمونے

مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا وجود نہایت ہی بابرکت تھا۔ خاکسار ۱۹۱۹ء میں قادیان آیا۔ اور اس وقت سے لے کر اب تک حضرت میاں صاحب کی ذات کے بارے میں ہزاروں ناقابل فراموش یادیں دماغ میں محفوظ ہیں۔ جن میں سے چند ایک باتیں احباب کی خدمت میں پیش ہیں۔

۱۹۱۹ء میں جب میں قادیان آیا۔ ان دنوں حضرت میاں صاحب اگرچہ خود تو فٹ بال نہیں کھیلتے تھے۔ لیکن جب بھی کوئی اہم میچ ہوتا تو آپ سے درخواست کی جاتی کہ آپ ریفری کا بن جا دیں۔ جسے آپ عموماً قبول فرما لیتے۔ میرا بچپن کا زمانہ تھا۔ لیکن جس انداز سے آپ اپنے ڈیوٹی ادا کرتے۔ اس کا اب تک دل میں گہرا اثر ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ ان کے فیصلہ جات اور مشورہ جات کا بہت احترام فرماتے۔ قادیان میں ایک دفعہ چند تبلیغی ٹریکٹ حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ نے شائع فرمائے۔ یعنی خدا کے ایمان زندہ خدا کا زندہ نشان وغیرہ۔ ان کے مضمون کو حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ لکھکر ساتھ کے ساتھ دفتر بھجواتے اور ارشاد ہوتا کہ وہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو دکھائے جائیں۔ اور پھر کاتبوں کے حوالہ کئے جائیں چنانچہ حضرت میاں صاحب اپنے سب کاموں کو چھوڑ کر اس کام کو پورے انہاک اور توجہ سے سرانجام دیتے۔ اسی طرح جب کسی معاملہ کو حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ تحقیق کے لئے ان کے سپرد فرماتے تو سب سے پہلے اس کام کو سرانجام دیتے خواہ اس کام میں رات کا کس قدر حصہ صرف ہو۔ بعض دفعہ رات کے ایک ایک دو دو بجے تک اس میں منہمک رہتے۔

قادیان میں الیکشن کا کام حضرت میاں صاحب موصوف ہی کی رہنمائی میں سرانجام پاتا۔ جب ایک مرتبہ اس ضمن میں آدھی رات کے قریب خاکسار باہر کے دیہات سے قادیان گیا تو دیکھا کہ آپ چارپائی پر لیٹے ہیں سر پر سرخ رومال سے پٹی باندھی ہوئی ہے۔ لیمپ سرہانے رکھا ہے نزلہ سے برا حال ہے لیکن پھر بھی بدستور کام جاری ہے۔ کارکنوں کو پاس بٹھا کر

ہے۔ ان کی ضروریات کی طرف خاص توجہ اور ان کی سہولت کے لئے ہدایات دیتے ہیں اور خود اپنے وجود کو فراموش کیا ہوا ہے۔

تھوڑے عرصہ کی بات ہے آپکی طبیعت زیادہ خراب تھی۔ شوریٰ کی سفارشات کو جو آپ کی صدارت میں پیش ہوئی تھیں ان کو آخری فیصلہ کے لئے حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ پیش کرنا تھا۔ خاکسار دو مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ طبیعت بہت کمزور تھی۔ دو دن باوجود کوشش کے ملاحظہ نہ فرما سکے۔ آپ کی طبیعت پر خاص اثر تھا کہ سلسلہ کے کام کو دو دن دیر ہو گئی۔ بالآخر فرمایا کہ کل آنا لیکن ٹھیک ۱۲½ بجے آنا۔ خاکسار وقت سے چند منٹ پہلے ان کی کوٹھی البشریٰ میں پہنچا۔ ان کے دفتر کے کارکن سے حالات کا علم حاصل کیا۔ اس نے کہا کہ طبیعت خراب ہی ہے۔ لیکن اس کے باوجود ڈاک ۹½ بجے تک دیکھی ہے۔ اور باقی کو اگلے دن پر ملتوی کیا ہے۔ مجھے خیال گذرا کہ شاید آج بھی موقعہ نہ مل سکے۔ اچانک ایک اور دوست آئے اور مجھ سے میرے کام کا اندازہ پوچھا۔ میں نے کہا غالباً آدھ گھنٹے کا کام ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے حضرت میاں صاحب سے صرف ایک منٹ کا کام ہے۔ اگر اجازت ہو تو پہلے میں ہو آؤں۔ میں نے مان لیا۔ لیکن انہوں نے دس منٹ لگا دئے بالآخر خاکسار حضرت میاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے فرمایا کہ آج آپنے اپنے قیمتی دس منٹ ضائع کر دئے۔ اور فرمایا میں نے سلسلہ کے اس کام کے لئے اپنے دفتر کی ڈاک سے بھی وقت بچایا تھا اور پون گھنٹہ آرام کے لئے رکھا تھا کہ تازہ دم ہو کر یہ اہم کام کر سکوں آپ نے اپنی مرضی سے اپنا وقت ان کو دے دیا اور افسوس کے رنگ میں فرمایا اچھا جو ہونا تھا ہو گیا اب پیش کرو۔ پھر لیٹے لیٹے پوری توجہ سے آہستہ آہستہ سارا مسودہ سنا اور اصلاحات فرمائیں۔

ایک دفعہ جبکہ خاکسار حضرت ایدہ اللہ بنصرہٖ کے ہمراہ نخلہ میں تھا اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب بطور امیر مقامی ربوہ میں تھے۔ آپ کی نخلہ کے تفصیلی حالات کا علم رکھنے کی دلچسپی کو ملحوظ رکھتے ہوئے خاکسار نے روزانہ چٹھی کے ذریعہ سے نخلہ کے ضروری حالات سے اطلاع دینی شروع کی جس کا حضرت میاں صاحب کی طرف روزانہ جواب مل جاتا لیکن جب حضرت میاں صاحب علاج کے لئے ربوہ سے چند دنوں کے لئے لاہور تشریف لے گئے تو خاکسار اس خیال سے کہ بیماری کے ایام میں ڈاک دیکھنے کا بوجھ نہ پڑے روزانہ کی بجائے ہفتہ میں دو بار ضروری کوائف سے اطلاع دے دیتا۔ جب ابھی میرا پہلا خط ہی ان کی خدمت میں لاہور پہنچا تو نہایت محبت آمیز طریق سے تنبیہ فرمائی کہ خاکسار گویا سست ہو گیا ہے اس سے اندازہ ہوا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضور کے قافلہ کے احباب کے حالات سے روزانہ باخبر رہنے میں ان کو بہت خوشی ہوتی ہے اس لئے پھر حسب معمول روزانہ خطوط لکھتا رہا چنانچہ ان کی طرف سے خوشنودی کا اظہار ہوا۔

درویشوں کی ضروریات اور ان کے اعزہ و اقارب کی ضروریات کا آپ کو ہر وقت خیال رہتا تھا دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے ذریعہ جو ہر سال موسم سرما میں لحاف بن کر تقسیم ہوتے تھے اس انتظام کو بھی ناکافی سمجھتے ہوئے خود اپنی نگرانی میں درویشان کے لئے لحاف تیار کروا دیتے تھے بلکہ ایک دفعہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں اطلاع بھجوائی کہ اگر کسی درویش کے عزیز کی درخواست لحاف کے لئے آپ کے دفتر میں آئی ہو تو اس کو ان کے دفتر میں بھیج دیا جاوے اس سے ان کی قلبی خوشی کا اندازہ ہو جاتا ہے جو حضرت میاں صاحب کو درویشان کے عزیزوں کی ضروریات کو پورا کرنے سے ہوتی تھی۔

حضرت میاں صاحب نے جب اپنی کوٹھی البشریٰ بنوائی تو فرمایا کرتے تھے کہ میرے لئے تو صدر انجمن احمدیہ والا کوارٹر ہی بہت اچھا اور کافی تھا مسجد مبارک کے قریب تھا احباب کے لئے سہولت ہوتی تھی اڈہ کے بھی قریب حضرت صاحب کے گھروں سے بھی قریب تھا۔ آپ کو اپنی سابقہ رہائش والے کوارٹر کو چھوڑنے کا کچھ صدمہ ہی تھا ایک مرتبہ جب کہ خاکسار کی اہلیہ حضرت میاں صاحب کے ہاں ان کی مزاج پرسی کے لئے گئی اور دریافت کیا کہ آپ کا کیا حال ہے تو بے ساختہ مزاح کے رنگ میں فرمایا کہ آپ نے تو اس کوارٹر سے نکال دیا جس میں میرا دل لگا ہوا تھا اور اب حال پوچھتی ہیں میری اہلیہ نے عرض کی ہمیں تو خود تکلیف ہے کہ آپ نے ہمیں چھوڑ دیا ہمارا کوارٹر آپ کے مکان سے قریب تھا جلدی جلدی زیارت کا موقع مل جاتا تھا اب کچھ فاصلہ سے کے آنا ہوتا ہے اسکا پر نہیں پڑے اور فرمایا کہ میں نے یہ کوٹھی ہجرت کی تکمیل کی غرض سے بنوائی ہے کیونکہ لکھا ہے کہ جب تک ہجرت کرنے والا دوسری جگہ سے پورا دل نہ لگائے اور اپنی رہائش کو پکا نہ کرے اس کی ہجرت دائمی ہجرت نہیں کہلا سکتی جس طرح اگر کوئی مسافر کسی جگہ جا کر ٹھہرے تو اسے مہاجر نہیں کہتے وہ مسافر ہی رہتا ہے پس جب تک یہاں ربوہ میں مکان نہ بنے مسافرانہ صورت ہی ہے ہجرت نہیں کہلا سکتی اس لئے میں نے تکالیف کر کے یہ کوٹھی بنوائی ہے تاکہ ہجرت مکمل ہو۔

جب بھی آپ مسجد مبارک میں تشریف لاتے تو مخلص بزرگان جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیماری کی وجہ سے مسجد میں حضور کی زیارت سے محروم چلے آرہے ہوتے تھے وہ حضرت میاں صاحب کی زیارت اور ملاقات سے کسی حد تک تشنگی کو بجھانے کی کوشش کرتے اور عید کے دن تو حضرت میاں صاحب کی ملاقات کرنے والوں کی لمبی لائن مسجد مبارک میں بن جاتی تھی

یہ صرف نوجوانوں اور بوڑھوں کا ہی حال نہ تھا چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھی آپ سے خاص انس ہوتا تھا جب حضرت میاں صاحب دیگر احباب سے مصروف گفتگو ہوتے تو بچے خود ہی باری باری آپ کے ہاتھ کو پکڑ کر آپ سے مصافحہ کرتے جاتے حضرت میاں صاحب کو گاہے گاہے ان کی طرف دیکھ کر مسکرا دیتے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے۔

جس شخص کو بھی حضرت میاں صاحب سے خط و کتابت یا ملاقات کا موقعہ ملتا آپ اس سے اس کے گھر کے اور خاندان کے تفصیلی حالات دریافت فرماتے اور سب احباب کی خیر و عافیت دریافت فرماتے اور ان کے حالات کے مناسب حال مشورہ عطا فرماتے

اس طور کا ذکر ایک صاحب نے اپنے اس خط میں کیا ہے جو انھوں نے حضرت میاں صاحب کی تعزیت کے ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھا اس میں انھوں نے لکھا کہ حضرت میاں صاحب کے اندر شفقت حد کمال تک تھی ایک دفعہ جب کہ سانپ نے ان کو کاٹا تو انھوں نے حضرت میاں صاحب کی خدمت میں لکھا کہ حالت خراب ہے بظاہر زندگی کی امید نہیں دعا فرمائیں اسی مضمون کے خطوط بعض دیگر بزرگان کو بھی دعا کے لئے لکھے لیکن حضرت میاں صاحب کی طرف سے جس خاص توجہ کا اظہار ہوا اس کی نظیر نہیں ملتی نہ صرف آپ نے دعا شروع کر دی بلکہ وقتاً فوقتاً میرے حالات کا پتہ بھی منگواتے رہے اور جب تک آپ کو تسلی نہ ہو گئی اور خود میں نے نہ لکھ دیا کہ اب بفضلہ تعالیٰ کامل طور پر شفا ہو گئی ہے اس وقت تک دعا باقاعدہ جاری رکھی آپ کی اس شفقت اور توجہ کا ان کے دل پر اب تک بہت اثر ہے۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

فہرست چندہ دہندگان برائے علاج نادار مریضاں فضل عمر ہسپتال ربوہ

از ۲۲ ۸/۶۳ تا ۱۲ ۱۱/۶۳

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

(۳)

فضل قادر صاحب بھوپال والہ ضلع سیالکوٹ ۵-۰۰
مرزا عبداللہ جان صاحب ایڈیشنل سیشن جج راولپنڈی ۵-۰۰
جماعت شیخوپورہ ۶-۰۰
لجنہ اماء اللہ کراچی ۱۰-۰۰
بیگم صاحبہ حضرت بھائی عبدالرحمٰن قادیانی کراچی ۴-۰۰
بشریٰ محمود نواز صاحبہ ″ ۲۰-۰۰
بیگم سید ناصر شاہ صاحب ″ ۳-۰۰
صادقہ طاہرہ صاحبہ ″ ۵-۰۰
بیگم ایم اے خورشید صاحب ″ ۲-۰۰
ڈاکٹر آصفہ صاحبہ ″ ۱۰-۰۰
بشریٰ ضیاء صاحبہ ″ ۲-۰۰
شہناز بیگم صاحبہ ″ ۱-۰۰
سلیمہ بیگم صاحبہ ″ ۱-۰۰
بیگم سیٹھ معین الدین صاحب ″ ۲-۰۰
کنیز فاطمہ صاحبہ ۱-۰۰
امۃ القدیر صاحبہ ۱-۰۰
لطیفہ خاتون صاحبہ ۲-۰۰
احمدی بیگم صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۰۰-۰۰
میاں محمد الدین صاحب راولپنڈی ۵-۰۰
جماعت چک جھمرہ ۱۰-۵۰
صوبیدار میجر اللہ دتہ صاحب چک ۱۳/ ۱۱ آر ضلع ملتان ۲-۰۰
مردار محمد صاحب از احباب جماعت پمپ احمد آباد ۱۴-۹۵
چوہدری محمد یعقوب صاحب چک ۱۲۱/ ج ب گوکھووال ۱۴-۰۰
شیخ محمد اقبال صاحب ایڈووکیٹ دیپالپور ۲-۰۰
مرزا فضل الرحمٰن صاحب ابن مرزا برکت علی صاحب دسوہہ ۵-۰۰
ملک برکت اللہ صاحب پلیڈر منٹگمری ۲-۰۰
سعیدہ بیگم بہادر نگر ۳-۰۰
شیخ محمد سعید صاحب دارالذکر لاہور ۵-۰۰
خواجہ شمس الدین صاحب چکوالی ۲۰-۰۰
نواب مسعود خان صاحب ربوہ ۵-۰۰
چوہدری عبدالقدیر خان صاحب سول لائن لاہور ۵۰-۰۰
چوہدری نور احمد خان صاحب ″ ″ ۱-۰۰
امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ ″ ″ ۰-۵۰
امۃ المجید صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد افضل صاحب ″ ″ ۵-۰۰
حکیم نور علی خان صاحب ″ ″ ۱۰-۰۰
معلقہ مغل پورہ لاہور ۲۰-۰۰
نسیم فرحت بیگم صاحبہ اہلیہ ملک بشیر احمد صاحب گلبرگ لاہور ۱۰-۰۰

سیدہ ام متین صاحبہ ربوہ ۱۰-۰۰
ملک غلام احمد صاحب بصیر پور ضلع منٹگمری ۱۰-۰۰
بیگم صاحبہ قاضی محمد اسلم صاحب گلبرگ لاہور ۱۰-۰۰
چوہدری نبی احمد صاحب ماڈرن موٹرز کراچی ۱۰۰-۰۰
چوہدری فضل احمد صاحب بشیر آباد اسٹیٹ ۵-۰۰
نامرد یاسمین صاحبہ بنت سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ ۵-۰۰
ڈاکٹر جلال الدین صاحب کراچی ۱۰-۰۰
تسنیم احمد صاحب ابن میاں مبارک احمد صاحب ۵-۰۰
ذکیہ پردین تبعیض عام بلڈنگ ملتان ۲۰-۰۰
زینب بیگم صاحبہ مردان ۵-۰۰
امۃ اللطیف صاحبہ منٹگمری ۱۰-۰۰
عبدالقیوم صاحب پرانی انارکلی لاہور ۳-۰۰
میاں ناصر علی صاحب ″ ″ ۲۵-۰۰
اکونٹنٹ وقف جدید ربوہ ۲-۰۰
جماعت احمدیہ نیروبی بذریعہ سید اقبال احمد شاہ صاحب ۲۷۷-۰۰
زینب حسن صاحبہ بیگم محمود الحسن صاحب ممبر یونیورسٹی ڈھاکہ ۱۰۰-۰۰
جماعت گوجرانوالہ ۲-۰۰
چوہدری محمد ضیاء الحق صاحب دھرمپورہ لاہور ۲۰-۰۰
ظفر الاسلام صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ ۵-۰۰
سید عبدالسلام صاحب دارالیمن ربوہ ۲-۰۰
مستری محمد ابراہیم صاحب ″ ″ ۲-۰۰
بشیر احمد صاحب ٹیچنگ کمرشل کالج راولپنڈی ۱۰-۰۰
اسحاق منصور صاحب پنجاب یونیورسٹی لاہور ۵-۰۰
وزیر بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر شیر محمد عالی صاحب دارالبرکات ربوہ ۱۰-۰۰
فقیر محمد صاحب سٹور کیپر گلگت ۵-۰۰
سعادت علی صاحب سول جج جیکب آباد ۵۰-۰۰
ڈاکٹر صادقہ صاحبہ چوہدری پشاور صدر ۵-۰۰
صوفی غلام محمد صاحب چک ۲۷/ الف کاچیلو بنگہ ۵-۰۰
رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ خلیل احمد خان صاحب ٹی ٹی سی مالاکنڈ ۵-۰۰
″ ″ ″ ″ ۵-۰۰
(از حضرت قاضی محمد یوسف صاحب رض)
چوہدری عظمت اللہ صاحب لائلپور ۱۰-۰۰
شیخ دولت محمد صاحب ″ ۵-۰۰
شیخ شریف اللہ صاحب ″ ۵-۰۰
چوہدری ظفر اللہ خان صاحب چیمہ ″ ۳-۲۵
شیخ فضل احمد صاحب ″ ۲-۰۰
شیخ عبدالمجید صاحب ″ ۵-۰۰
شیخ عبداللطیف صاحب ″ ۹-۰۰
بیگم صاحبہ میاں گل محمد صاحب بی اے بیرانیسرسے لاہور ۱۰-۰۰

مختار بیگم صاحبہ صاحبہ اہلیہ شبیر احمد صاحب بلہڑکے ضلع شیخوپورہ ۳-۰۰
مسعودہ بیگم صاحبہ سکرٹری لجنہ اماء اللہ ربوہ ۵-۰۰
سعیدہ خانم صاحبہ لائلپور ۱-۰۰
حکیم محمد علی صاحب شیخوپورہ ۲-۰۰
جماعت احمدیہ خوشاب ۳-۰۰
چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی معہ اہلیہ صاحبہ ربوہ ۲۵-۰۰
شریف احمد صاحب ایم ای ایس کھاریاں ۱۰-۰۰
جماعت احمدیہ جہلم ۱۵-۰۰
″ ″ بشیر آباد اسٹیٹ ۳۸-۵۰
چوہدری غلام احمد صاحب جماعت پاکپتن ۵-۰۰
اہلیہ صاحبہ شیخ غلام حسین صاحب امرتسری لاہور ۵-۰۰
جماعت احمدیہ ملتان چھاؤنی ۲۰-۰۰
نسیم اختر صاحبہ ربوہ ۵-۰۰
عبدالرحیم صاحب خوشاب ضلع سرگودھا ۵-۰۰
بیگم صاحبہ شیخ عبدالسمیع صاحب از عنبرین سلمہ بنت خود ڈرائیور لائلپور معرفت بیگم صاحبہ میاں محمد حسن صاحب مرحوم لائل پور ۵-۰۰
نور الحق صاحب مظہر مغلپورہ لاہور ۵-۰۰
چوہدری خورشید احمد صاحب گوجرانوالہ ۲۰-۰۰
بیگم نصرت احمدی مسز اے ڈی کاظان نزد پرانی جیل گجرات ۱۵-۰۰
اے زیڈ ملک ہینتھ سنٹر میاں چنوں ۵-۰۰
منشی برکت علی صاحب لائق مزنگ روڈ لاہور ۵-۰۰
مسز ابن اے چوہدری راولپنڈی ۱۰-۰۰
ڈاکٹر محمد زبیر صاحب پاڑہ چنار کرم ایجنسی ۱۰-۰۰
چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۱۰-۰۰
عصمت طاہرہ صاحبہ بنت محمد عبداللہ صاحب پٹواری بھیرہ ضلع گجرات ۲۰-۰۰
میجر عبدالمنان صاحب منیر راولپنڈی ۲۰-۰۰
بیگم صاحبہ ″ ″ ۲۰-۰۰
خان عبدالسلام صاحب ″ ۳-۰۰
نیرہ سلطانہ صاحبہ بنت کرنل بشیر احمد صاحب ۱۵-۰۰
راجہ علی محمد صاحب گجرات ۲۵-۰۰
جماعت احمدیہ باٹا پور لاہور ۱-۰۰
چوہدری علی شیر صاحب چک ۱۶۹/ مراد بہاولنگر ۱۴-۷۵
ذوالفقار علی صاحب منڈی مریدکے ۲-۰۰
سیال عبداللہ صاحب گوجرانوالہ ۱۰-۰۰
مستری محمد علی صاحب دینالہ اسٹیٹ ۶-۰۰
خورشید اختر صاحبہ بنت ملک محمد احمد صاحب گھوگھیاٹ میانی ۲-۰۰
امۃ الحی صاحبہ اہلیہ ملک عبدالحی صاحب ″ ۳-۰۰
حکیم شمیم حسین صاحب سکرٹری وزیر آباد ۳۲-۰۰
اہلیہ صاحبہ ملک عبدالرحمٰن صاحب شیخوپورہ ۵-۰۰

ملک غلام علی صاحب گکھڑ گوجرانوالہ ۲-۰۰
عبدالحکیم صاحب انسپکٹر وقف جدید ربوہ ۲-۰۰
سید تفضل حسین شاہ صاحب اسلامیہ پارک لاہور ۱۰-۰۰
مبارک احمد صاحب ربوہ ۱-۰۰
ہمشیرہ محمد علی صاحب ربوہ ۲-۰۰
ذرین صاحبہ اہلیہ عبدالوحید صاحب پراچہ سرگودھا ۲۵-۰۰
زیب النساء صاحبہ اہلیہ صاحبی فضل الرحمان صاحب پراچہ ″ ۵-۰۰
مسز قریشی صاحبہ ″ ۱۰-۰۰
حفیظہ صاحبہ اہلیہ قریشی محمود الحسن ″ ۵-۰۰
امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ میجر بشیر احمد صاحب ۵-۰۰
شیخ محمد رفیع الدین احمد صاحب ″ ۱۰-۰۰
سید اعجاز احمد شاہ صاحب ″ ۱-۰۰
محمد خان صاحب جماعت دھیرکے کلاں ۱۲-۵۰
صفیہ بانو اہلیہ ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب لاہور ۱۰-۰۰
بشارت النساء بیگم صاحبہ معرفت میجر چوہدری عبدالستار صاحب قلس روڈ کوہاٹ چھاؤنی ۱۰-۰۰
محترمہ بشریٰ صاحبہ معرفت رضیہ بیگم نرسں ۱۱-۰۰
محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ راولپنڈی ۲۵-۰۰

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رض کی یاد میں (بقیہ ص۵)

حضرت میاں صاحب بہت ہی متقی انسان تھے اور تقوےٰ کی باریک راہوں کی تلاش میں رہتے تھے اور دوسرے ساتھیوں کو بھی توجہ دلاتے رہتے تھے اس ضمن میں آپ کے جاری کردہ ایک سرکلر سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ جس میں آپ نے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے کارکنان کو اس طرف توجہ دلائی کہ یہ امکان ہے کہ دفاتر کے لئے خرید کردہ سٹیشنری کا کوئی حصہ صدر انجمن احمدیہ کے کارکنان کے ذاتی مصرف میں بھی آ جاتا ہو۔ دیانت اور تقوےٰ کے معیار کو قائم رکھنے کے لئے کارکنان اپنی جیب سے کچھ نقد رقم جو ان کے اپنے اندازے کے مطابق ذاتی مصرف میں آنے والی سٹیشنری کے برابر ہو داخل خزانہ کر دیا کریں۔ اور پھر آپ نے خود مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ وہ خود ایسا ہی کرتے ہیں۔ سبحان اللہ۔ دیانت اور تقوےٰ کے معیار کو قائم رکھنے کے لئے یہ کیب زریں طریق ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نقش قدم پر صحیح طور پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے درجات کو بلند سے بلند تر فرمائے آمین۔ اللھم صل علی محمد و علی آل محمد

اطفال الاحمدیہ کی رپورٹ کب بھجوانی ضروری ہے

گزشتہ سال کے تجربہ سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ جو مجالس اطفال الاحمدیہ اپنی کارگزاری کی رپورٹ الگ مطبوعہ فارم بجائے اطفال الاحمدیہ پر بھجواتی رہیں ان کے اطفال غیر معمولی ترقی کر رہے ہیں۔

لہٰذا دیگر مجالس جنہوں نے اب تک الگ رپورٹ فارم پر رپورٹ نہیں بھجوائی وہ بھی اس طریقہ کو استعمال کریں اور آئندہ سے الگ فارم پر (جو دفتر مرکزیہ سے خط آنے پر بروقت مل سکتا ہے) رپورٹ ماہانہ کارگزاری بھجوایا کریں یہ یاد رہے کہ جو مجالس کام کرتی ہیں مگر رپورٹ نہیں بھجواتیں ان کا کام صفر کے برابر ہے۔

رپورٹ ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک مرکز کو بھجوا دینی ضروری ہے

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام پہلا مباحثہ

مورخہ ۱۰ نومبر شام کے پونے ۸ بجے کالج یونین کا پہلا اردو انگریزی مباحثہ زیر صدارت عبدالرشید صاحب شریف کالج ہال میں منعقد ہوا مباحثہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو انعام اللہ صاحب ہاشمی نے کی اس کے بعد جمیل لطیف صاحب نے قائد ایوان ہونے کی حیثیت سے یہ قرارداد بغرض بحث پیش کی کہ "زندگی تکلیف کا دوسرا نام ہے" جناب کریم احمد صاحب قمر نے قرارداد کی مخالفت کی اس مباحثے میں کل ۱۴ مقررین نے حصہ لیا مباحثے کے اختتام پر جناب صدر نے ایوان کی رائے لی اور قرارداد منظور ہو گئی۔

اس مباحثے میں محترم چوہدری محمد شریف صاحب خالد منصف اعلیٰ نیز محترم ناصر احمد خان صاحب پرواذی اور محترم آفتاب احمد صاحب دوسرے منصفین تھے منصفین حضرات کے فیصلے کے مطابق جاوید حسن صاحب اول صاحبزادہ جمیل لطیف صاحب دوم اور کریم احمد صاحب قمر سوم قرار پائے۔ اور جناب کریم احمد ملک کو حوصلہ افزائی کا انعام دیا گیا۔ (سیکرٹری کالج یونین)

دورہ انسپکٹر وصایا

چوہدری محمد ابراہیم صاحب انسپکٹر وصایا کو ضلع گجرات و ضلع گوجرانوالہ کی جماعتوں کے علی الترتیب دورہ کے لئے بھجوایا جا رہا ہے امراء و صدر صاحبان اور احباب جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ ان کے کام میں تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں ان کا کام نئی وصایا کی تحریک کے علاوہ بقایا جات حصہ آمد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانا اور بالتفصیل رقوم کی تفصیل وغیرہ حاصل کرنا بھی ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم منشی اسماعیل صاحب کاتب محلہ دارالیمن ربوہ بیمار ہیں احباب سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالمجید ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

۲۔ محترمہ بیگم صاحبہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر ۱۸۷ حیدرآباد سندھ تحریر فرماتی ہیں کہ "میرے میاں مرزا مبارک احمد صاحب (جو حیدرآباد میں ایک تاجر ہیں) چار ماہ سے مشرقی افریقہ کاروبار کے سلسلہ میں گئے ہیں مگر بہت مشکلات پیدا ہو گئی ہیں جو مزید پریشانیوں کا باعث بن گئی ہیں دعا کی درخواست کرتی ہوں" (وکیل المال اول تحریک جدید)

۳۔ خاکسار کی خوشدامن صاحبہ محترمہ (اہلیہ حضرت سید محمد اشرف شاہ صاحب مرحوم و مغفور) کی طبیعت کچھ عرصہ سے خراب چلی آ رہی ہے گزشتہ ہفتہ حالت تشویشناک صورت اختیار کر گئی تھی اب کچھ افاقہ ہے بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما دیں۔ (عبدالحمید شملوی ۶۵ ٹمپل روڈ لاہور)

۴۔ میری چھوٹی بہن عرصہ سے بیمار ہے نیز میری والدہ صاحبہ بھی کئی روز سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار انیس احمد خان۔ رحمٰن بلڈنگ جماعت احمدیہ گنج مغل پورہ)

۵۔ میری چھوٹی بہن کا پاؤں جل گیا ہے اور زخم گہرا ہو گیا ہے میرے دوسرے بھائی بہن بھی بیمار چلے آ رہے ہیں مومنین کی خدمت میں ہم سب بہن بھائیوں کی شفاء کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (تنویر اسلم جماعت احمدیہ باغبانپورہ لاہور)

تصحیح

الفضل ۵ نومبر ۶۳ء کے صفحہ ۶ پر وعدہ جات سال ۳۰ کی رپورٹ میں حسب ذیل دو غلطیاں ہو گئی ہیں قارئین کرام تصحیح فرمالیں وزہ کالت مال اس پر معذرت خواہ ہے (۱) جماعت احمدیہ راولپنڈی کا وعدہ بقدر دس ہزار روپیہ دو مرتبہ درج کیا گیا ہے اس جماعت کا پہلے دن کا وعدہ صرف دس ہزار روپے وصول ہوا تھا (۲) جماعت پشاور کا وعدہ ۱۰۰۰/- روپے کا تھا جو غلطی سے ۱۲۰۰/- شمار کیا گیا ہے

(وکیل المال تحریک جدید)

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب

(پر)

روزنامہ "الفضل" کا باتصویر سالانہ نمبر شائع ہو گا

حسب معمول انشاء اللہ اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر الفضل کا عظیم الشان دیدہ زیب اور باتصویر سالانہ نمبر شائع ہو گا جو نہایت قیمتی اور بلند پایہ مضامین پر مشتمل ہو گا۔

جماعت کے تمام اہل علم و اہل قلم اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ اس نمبر کے لئے اپنے قیمتی مضامین ارسال فرما کر ادارہ الفضل کی قلمی معاونت فرمائیں۔ مشتہرین کو بھی جلد سے جلد اشتہارات کے آرڈر بھجوانے چاہئیں تاخیر سے آنیوالے اشتہارات ممکن ہے جگہ نہ حاصل کر سکیں۔ (مینیجر)

اعلان نکاح

عزیزم محمد انور صاحب ولد چوہدری اللہ دین صاحب چک ۱۶۶ مراد کا نکاح مورخہ ۹/۱۱/۶۳ کو ہمراہ شفقت بی بی صاحبہ بنت چوہدری علی اکبر خان صاحب مرحوم برادر کلاں چوہدری احمد خان صاحب چک ۱۶۸ مراد کے ساتھ بعوض مبلغ ۱۵۰۰/- روپیہ حق مہر پر ڈاکٹر غلام محمد صاحب حق معلم وقف جدید نے پڑھا ورنہ ۱۱/۱۱/۶۳ کو دعوت ولیمہ ہوئی جس میں احباب جماعت و غیر از جماعت دوست کثرت سے شریک ہوئے

احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو برادری۔ احمدیت کے لئے بابرکت کرے اور تا زندگی حسن سلوک اور محبت سے ہر دو خاندانوں کو آپس میں رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(غلام قاسم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر)

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے عہدیداران کا ریفریشر کورس

کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا

ربوہ — مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے عہدیداران کا ریفریشر کورس جس کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۶۳ء کو ۶½ بجے شام جامعہ احمدیہ کے ہال میں فرمایا تھا پروگرام کے مطابق چار روز جاری رہنے کے بعد مورخہ ۲۰ نومبر کی شام کو نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا اس کے آخری اجلاس سے محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ایم اے مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس مرکزیہ نے خطاب فرمانے اور عہدیداروں کو بیش قیمت نصائح سے نوازنے کے بعد اس کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

اس کورس میں جس کا اجلاس روزانہ رات کو ۶½ بجے سے ۸½ بجے تک ہوتا تھا ربوہ کی مجلس مقامی کے اڑھائی صد سے زائد عہدیداروں نے (جن میں ناظمین کے علاوہ محلہ جات کے زعماء کی مجالس عاملہ کے اراکین اور سائقین وغیرہ شامل تھے) شرکت کی۔ اس کے مختلف اجلاسوں میں مجلس مقامی کے ناظمین کے علاوہ مجلس مرکزیہ کے مہتمم صاحبان نے بھی عہدیداران سے خطاب فرماکر اپنے متعلقہ شعبوں کے سال کے پروگراموں کی وضاحت کی اور ان پروگراموں پر عمل درآمد کے سلسلہ میں انہیں بہت قیمتی ہدایات دیں۔ جنہیں جملہ عہدیداران باقاعدہ نوٹ کر کے اپنے فرائض اور طریق کار پر مشتمل یادداشتیں مرتب کرتے رہے۔

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا افتتاحی خطاب

مورخہ ۱۷ نومبر کی شام کو ریفریشر کورس کا افتتاح کرتے ہوئے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اس امر پر اظہار خوشنودی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب ربوہ کی مجلس میں بہت بیداری کے آثار نظر آتے ہیں اور یہ امر ہمارے لئے بڑی خوشی کا باعث ہے۔ دراصل یہ نتیجہ ہے اللہ تعالیٰ کے گھر کو آباد کرنے کی وجہ سے جس کی طرف مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ بفضلہ تعالیٰ کافی توجہ دے رہی ہے۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ایمان کی اصل نشانی وفاداری اور استواری ہے پس مجھے امید ہے کہ آپ سب خدام جو یہاں نہایت نیک مقصد کی خاطر جمع ہوئے ہیں اس کلاس کو پوری طرح کامیاب بنانے اور اس سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے اللہ تعالیٰ نے آپ میں نیکی کی ایک نئی روح پیدا کی ہے اس کی مثال باد بہار کی سی ہے اس لئے میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اس سے ہر ممکن حد تک فائدہ اٹھائیں اگر آپ محنت کریں گے اور استقلال سے محنت کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کو اپنے فضلوں سے نوازے گا اور ان کے عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے گا انشاء اللہ۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے خدام کو صحت جسمانی کے شعبہ کے متعلق قیمتی نصائح فرمائیں آپ نے فرمایا کہ ہمیں اپنے ارادے مضبوط اور عزائم بلند رکھنے چاہئیں۔ دنیا میں کوئی ایسا کھیل نہیں ہونا چاہئے جس میں ہم دوسروں سے سبقت نہ لے جائیں لہٰذا ہر یہ کام مشکل نظر آتا ہے لیکن اگر ہم پوری محنت اور توجہ سے اس کام کو شروع کر دیں تو یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے آپ نے کھیلوں کے عالمی اور پاکستانی ریکارڈوں کے حوالہ سے اس بات کو واضح فرمایا کہ اگر ہم باقاعدگی سے اور اس جذبہ کے ساتھ کوشش شروع کر دیں کہ ہم نے ہر غیر مسلم کو شکست دے کر دم لینا ہے تو پھر اس راہ کی تمام مشکلات دور ہو جائیں گی دنیا میں کوئی کام بھی مشکل نہیں بشرطیکہ ہم وفاداری اور استواری کو اپنا شعار بنالیں اور محنت ہی نہیں بلکہ انتھک محنت سے کبھی بھی نہ گھبرائیں۔

ناظمین اور مہتممین کے خطابات

کورس کے افتتاح کے بعد اس کے مختلف اجلاسوں میں مرکزی مہتممین میں سے مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر مہتمم تربیت و اصلاح، مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب مہتمم اصلاح و ارشاد، مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر مہتمم اطفال، مکرم قریشی نور الحق صاحب تنویر مہتمم تعلیم اور مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب مہتمم مقامی نے عہدیداران سے خطاب فرماکر انہیں قیمتی ہدایات دیں ان کے علاوہ مجلس مقامی کے جن ناظمین نے عہدیداران سے خطاب فرمایا ان میں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری ناظم تربیت و اصلاح، مکرم حافظ محمد سلیمان صاحب ناظم اصلاح و ارشاد، مکرم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب ناظم خدمت خلق، مکرم سمیع اللہ صاحب سیال ناظم تحریک جدید و وقف جدید، مکرم عبد الرزاق صاحب ناظم وقار عمل، مکرم شیخ عبد الخالق صاحب ناظم صنعت و تجارت دیہاتی، مکرم عطاء المجیب صاحب راشد ناظم اشاعت، مکرم ماسٹر محمد بخش صاحب نائب ناظم صحت جسمانی، مکرم شیخ نور الحق صاحب ایڈیشنل ناظم مال اور مکرم عبد الوہاب صاحب نائب ناظم اطفال اور محمد بشیر شاد معتمد

کورس کے اختتامی اجلاس سے

صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کا خطاب

کورس کا اختتامی اجلاس مورخہ ۲۰ نومبر کو مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب مہتمم مقامی کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں صاحب صدر کی درخواست پر محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ایم اے مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس مرکزیہ نے عہدیداروں سے اختتامی خطاب فرمایا آپ نے خطاب شروع کرنے سے قبل ان جملہ سوالات کے بہت ہی دلنشین انداز میں تفصیلی جواب دیئے جو اپنے فرائض کی ادائیگی کے ضمن میں عہدیداروں کی طرف سے پیش کئے گئے تھے سوالات اور ان کے بہت ہی برجستہ اور تسلی بخش جوابات کا یہ سلسلہ ۴۲

بہت ہی دلچسپ اور حد درجہ مفید ثابت ہوا۔ آخر میں آپ نے یہ امر جملہ عہدیداران کے ذہن نشین کرایا کہ ہمیں مجلس کے جملہ کاموں کو للّٰہیت کے جذبہ کے تحت سرانجام دینا چاہئے ہماری کامیابی کا سب راز اسی بات میں ہے کہ ہمارے اندر للّٰہیت کا جذبہ اوج کمال کو پہنچا ہوا ہو۔ یہاں تک کہ ہم میں سے ہر شخص پورے انشراح سے خدا کے حضور میں یہ کہہ سکے کہ

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

ہمیں قرآن مجید کی اس آیت کو اپنا ماٹو قرار دے کر اپنے آپ کو ایسا بنانے کی کوشش کرنی چاہئے کہ ہر کام میں اللہ ہی ہمارا مقصود و مطلوب ہو

اس مختصر لیکن نہایت ہی موثر خطاب کے بعد صاحب صدر کی درخواست پر آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ چار روزہ نہایت مفید اور بابرکت ریفریشر کورس اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا پر نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

حضرت مسیح موعودؑ کے جاری کردہ لنگر کی عظیم الشان برکات

(بقیہ صفحہ اوّل)

سے آپ نے اپنی قوت قدسیہ کی بدولت اپنی جماعت کے افراد کو مالا مال فرمایا۔ اور جہاں تک مادی نعمت کا تعلق ہے یہ نعمت آپ کے طفیل اور شکلوں کے علاوہ اس شکل میں بھی ملی کہ آپ نے لنگر خانہ جاری فرمایا جس سے صبح و شام تقسیم ہونے والے کھانے کا ایک ایک لقمہ آپ کی جماعت کے افراد کے لئے جنہیں آپ نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی امتیازی صفت کے باعث درویش قرار دیا ہے غیر معمولی تبرک کی حیثیت رکھتا ہے۔

آپ کا یہ لنگر آپ کی بعثت کے وقت سے برابر جاری ہے اور علی الخصوص جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں اس تبرک سے روزانہ ہزاروں ہزار افراد فیضیاب ہو کر اپنے ایمانوں کو تازہ کرتے ہیں اور اس کے طفیل ان کی روحوں کو ایک نئی جلا اور نئی زندگی نصیب ہوتی ہے۔ آپ کے جاری کردہ لنگر سے حاصل ہونے والا یہ تبرک وہ آسمانی مائدہ ہے کہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آج سے قریباً دو ہزار سال پہلے کی دعا اور اس کی قبولیت نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ملنے والی بشارت کے عظیم الشان ظہور پر دلالت کرتا ہے۔ وہ ہزاروں ہزار افراد جو جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں حضرت مسیح موعودؑ کے لنگر سے دونوں وقت کھانا کھاتے ہیں بلاشبہ آسمانی مائدہ اور عظیم الشان تبرک سے فیضیاب ہونے کا غیر معمولی شرف ان کے حصہ میں آتا ہے۔ جو حسب وعدۂ الٰہی ان کے نفوس و اموال میں غیر معمولی برکت کا موجب بنتا ہے۔ ہمارے جلسہ سالانہ کی غیر معمولی اور عظیم الشان برکتوں اور سعادتوں میں سے ایک برکت اور سعادت یہ بھی ہے کہ اس کے طفیل ہمیں حضور علیہ السلام کے جاری کردہ لنگر اور اس کے تبرک سے فیضیاب ہونے کا انمول موقع میسر آتا ہے۔ دیگر عظیم الشان روحانی فیوض و برکات کے علاوہ حضورؑ کے لنگر اور اس کے تبرک سے فیضیاب ہونے کی سعادت بھی اپنے اندر بے پناہ کشش رکھتی ہے جو ہر سال جلسہ سالانہ کے موقع پر ہزاروں ہزار افراد کو اپنے مرکز میں کھینچ لاتی ہے اور وہ ہر سال ہی پہلے سے بڑھ کر تعداد میں کھنچے چلے آتے ہیں۔ چنانچہ اب جبکہ جلسہ سالانہ کے مبارک ایام پھر قریب آ رہے ہیں احباب حضور علیہ السلام کے لنگر اور اس کے تبرک سے فیضیاب ہونے کے لئے دیوانہ وار کھنچے چلے آئیں گے اور انشاء اللہ العزیز آئیں گے بھی پہلے سے بڑھ کر تعداد میں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو حضور علیہ السلام کے لنگر کی عظمت و اہمیت کے پیش نظر اس سے حاصل ہونے والے تبرک سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین یا رب العالمین

تصحیح

مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۶۳ء کے الفضل میں صفحہ ۳ پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا مضمون "میاں طفیل محمد قیم جماعت اسلامی کا بیان" شائع ہوا ہے۔ اس کے پہلے کالم کے تیسرے پیرے میں ایک جگہ سہو کتابت سے "یادداشت" کی بجائے "تلاش" کا لفظ چھپ گیا ہے۔ اصل فقرہ یوں ہے:-

"مودودی جماعت کو چاہئے کہ فرار کی کوئی معقول راہ تلاش کرنے کی کوشش کرے۔ آخر کب تک اپنے جرموں کی یادداشت میں جماعت احمدیہ کو کفارہ کی صلیب پر چڑھاتے رہیں گے"

احباب تصحیح فرمالیں

(ادارہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴